4-1-96

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار — لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

جلد نمبر 5 شمارہ 2 — 11 تا 17 شعبان 1416ھ — 3 تا 9 جنوری 1996ء — خبرنامہ شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان — قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

الیکشن کی سیاست سب سے بڑی حماقت ہے جس میں مذہبی جماعتیں شریک ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد

گوجرانوالہ (نامہ نگار) دنیا میں بسنے والے ہر مسلمان کا ایمانی تقاضا ہے کہ پہلے قدم کے طور پر وہ اپنی ذات اور گھر میں اسلام کو نافذ کرے۔ گوجرانوالہ میں نماز جمعہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ انفرادی دائرے میں دین پر عمل کئے بغیر اقامت دین کی جدوجہد کی راہ ہموار نہیں ہو سکتی۔ فرد اور گھر کی حد تک کوئی حکومت یا قانون راستے میں رکاوٹ نہیں ڈالتا۔ انہوں نے کہا اگر خاندان کے سربراہ کا حکم اپنے گھر میں بھی نہیں چلتا تو ایسے شخص کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا ہر مسلمان کا دوسرا بنیادی فرض غلبہ دین کی جدوجہد اور کوشش کرنا ہے۔ اسلام کے غلبے کی اس جدوجہد کا ہر مسلمان مکلف ہے، چاہے وہ مسلمانوں کی اکثریتی آبادی کے ملک کا باشندہ ہو یا کسی ایسے ملک کا شہری ہو جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں۔ ہر کلمہ گو پہلے مسلمان اور بعد میں اس ملک کا شہری ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا غلبہ دین کی جدوجہد سے الگ رہنے والا مسلمان اپنے ایمان کے منافی زندگی بسر کر رہا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود کسی ملک میں شریعت اسلامی بطور نظام حیات نافذ نہ ہو تو ایسے معاشرے کو اسلامی معاشرہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایسے اکثریتی آبادی کے حامل ملک کے مسلمانوں نے ملک میں رائج الوقت غیر اسلامی نظام کو تسلیم کرتے ہوئے نظام باطل کے ساتھ گویا منافقانہ انداز میں سازباز اختیار کر رکھی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا ہمیں ملک میں اسلام کے نفاذ وقیام کی جدوجہد کرنا ہو گی تاکہ شریعت کے نفاذ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے قوانین اور حدود وتعزیرات کے نفاذ کے ساتھ ساتھ سودی نظام اور دولت کی غلط تقسیم پر مبنی نظام کا خاتمہ ہو سکے اور بیت المال سے ہر شخص کی بنیادی ضروریات کی کفالت کا انتظام ریاست کی جانب سے ہو سکے۔ انہوں نے کہا اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر پورے دین پر عمل پیرا ہونا ناممکن ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پاکستان ٹیلی ویژن بے حیائی کا پرچار کر رہا ہے جب کہ قومی اخبارات عریانی وفحاشی کے سفیر بن کر گھر گھر پہنچ رہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے نوجوان نسل کے جنسی جذبات کو ہیجان انگیز بنا کر انہیں مشتعل کیا جا رہا ہے جب کہ دوسری طرف جنسی خواہش کو شادی کے ذریعے پورا کرنے کے فطری راستے کو جہیز، بارات اور دیگر تقریبات کی خود ساختہ دیواروں نے عملاً بند کر رکھا ہے۔ ایسے معاشرے میں خواتین پر جنسی تشدد اور زیادتی کے واقعات پر ہر طرف شور اور ہنگامہ برپا ہے۔ جان لیجئے کہ ہمارا معاشرہ خود بے حیائی اور عریانی پر مبنی کلچر کو فروغ دے کر خواتین پر ہونے والے ظلم کی راہ ہموار کر رہا ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا پاکستان کے نام سے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کے قیام سے ہم دنیا کی خوش قسمت ترین قوم بن گئے تھے مگر یہاں اسلام نافذ نہ کر کے اب ہم دنیا کی انتہائی بدقسمت قوم بن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا آنے والے رمضان المبارک کی ستائیس تاریخ کو پاکستان کے قیام کو پچاس سال کا عرصہ مکمل ہو جائے گا مگر نصف صدی کا عرصہ گزرنے کے باوجود سودی نظام معیشت اور جاگیردارانہ نظام جاری ہے اور محنت کش [illegible] کی کمائی پر سرمایہ دار اور جاگیردار عیش و عشرت میں مگن ہیں۔ حکمرانوں نے قرضوں اور پلاٹوں کی بندر بانٹ کے ذریعے ملک کے وسائل کو لوٹ کا میدان بنا رکھا ہے اور حکمران طبقات اپنی تجوریاں بھرنے میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پاکستانی قوم انفرادی اخلاق اور اجتماعی کردار کے حوالے سے دنیا کی سب سے بڑی منافق قوم کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ چنانچہ جو شخص جتنے بڑے عہدے پر فائز ہے وہ اسی نسبت سے اتنا بڑا جھوٹا اور بدعنوان ہے۔ ملک کے سیاسی لیڈر اور رہنما پورے معاشرے کی اخلاقی اقدار کا عکس اور نمونہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا ان حالات سے نکلنے کے لئے پوری قوم کو اجتماعی طور پر قوم یونس کی طرح توبہ کرنا ہو گی جس سے پوری قوم کا رخ اسلام کی جانب مڑ جائے ورنہ اندیشہ ہے کہ "سقوط ڈھاکہ" سے دس گنا بڑی سزا ہم پر مسلط کر دی جائے۔ ہم پاکستان میں نفاذ اسلام کے ذریعے ملک کو پوری دنیا کے سامنے روشنی کا مینار بنا سکتے تھے مگر اللہ کے عطا کردہ اور رسول اللہ کے نافذ کردہ نظام کے امین اور وارث ہونے کے باوجود ہم غیر مسلموں کے پیروکار بن چکے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا شیطانی قوتیں شریعت محمدیؐ کے عملی نفاذ سے خطرہ محسوس کر رہی ہیں مگر اس وقت علمائے کرام کی اکثریت علمائے سو کا کردار ادا کر رہی ہے ان لوگوں نے دین کو اپنا پیشہ اور ذریعہ روزگار بنا لیا ہے۔ انہوں نے کہا قرآن کی رو سے حقیقی مسلمان ہی دنیا میں حکمران اور سربلند ہوتے ہیں مگر اس وقت پوری امت مسلمہ "غلام" بن چکی ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا وقت اور ملکی حالات دونوں کا تقاضا ہے کہ ہم مسلکوں کی مساجد اور مدرسے بنانے کی بجائے دین اسلام کے مدرسے اور مساجد بنائیں۔ انہوں نے کہا الیکشن مذہبی جماعتوں کے لئے سب سے زیادہ محبوب چیز بن چکے ہیں اور جماعت اسلامی سمیت دیگر مذہبی جماعتیں جمہوری سیاست کی پرستار بن کر نصف صدی سے مغرب کے جمہوری نظام کے "صحرائے تیہ" میں بھٹک رہی ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا الیکشن کی سیاست میں وقت ضائع کرنا سب سے بڑی حماقت ہے جس میں مذہبی جماعتیں شریک ہیں۔ انہوں نے کہا محض دعوت وتبلیغ بھی مفادات پرست طبقات کے لئے مؤثر ذریعہ نہیں ہے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے انقلابی نظریات کی حامل منظم، پرامن اور غیر مسلح تحریک کے ذریعے غیر اسلامی اداروں کا گھیراؤ کر کے کامیابی حاصل ہو گی۔

خلافت مقدر ہے اس سرزمین پر
یہ شدنی ہے، سرکار ہو کہ [illegible] گا

شادی بیاہ میں غیر اسلامی رسومات

[illegible]

شریف اسلم۔ جدہ

مسلمان اپنے دین و ایمان پر قائم رہتے ہوئے عصر حاضر کے تقاضوں سے کس طرح خود کو ہم آہنگ کر سکتے ہیں؟ کرہ ارض کی مجموعی آبادی کے ایک تہائی پر مشتمل مسلمان کیوں قدر و منزلت اور وقعت سے محروم ہیں؟ دنیا بھر میں سرگرم عمل اسلامی تحریکیں کامیابی سے کیوں ہمکنار نہیں ہو رہی ہیں؟ اسلامی معاشرے میں در آئی ہوئی غیر اسلامی رسومات کا انسداد و تدارک کس طرح ہو؟

ممتاز عالم دین و مفسر قرآن ڈاکٹر اسرار احمد نے متذکرہ بالا اہم و بنیادی سوالات کا جواب، ہندو پاک کے سامعین کو مفصل، مدلل اور واضح انداز میں دیکر امت مسلمہ کی زبوں حالی کے بنیادی اسباب پر غور کرنے، اپنا محاسبہ کرنے اور دنیا و آخرت میں سرخروئی کامیابی و کامرانی کے لئے کتاب وسنت پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

انسداد جوڑا جہیز مہم کی جدہ ایکشن کمیٹی کے زیر اہتمام باب الحرمین جدہ کے عزیزیہ ڈسٹرکٹ میں منعقدہ بہت بڑے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے فرمایا عہد حاضر کی خامیوں اور خرابیوں کی جڑ یہ ہے کہ کوئی اعلیٰ نصب العین کوئی اونچا آدرش، کوئی آئیڈیل ہمارے سامنے نہیں ہے۔ اور نہ ہی آخرت کا کوئی تصور پیش نظر ہے۔ بس ایک نسلی عقیدہ (RACIAL CREED) ہے یعنی ہم چونکہ مسلم گھرانے میں پیدا ہوئے اس لئے مسلمان کہلاتے ہیں۔ دین و ایمان کا اقرار صرف زبان سے ہے دل سے نہیں۔ اگر ہم کسی اعلیٰ وارفع نصب العین کو اپنا مقصد حیات بنا لیں تو پھر یہ دنیوی زندگی اور اس کا سارا جذب و کشش ہماری نظروں میں ہیچ ہو جائے گی۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے مسلمانوں کو اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لینے اور اپنا محاسبہ کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا یہ حقیقت خون کے آنسو رلانے کے لئے کافی نہیں کہ آج دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے غصے اور غضب کا شکار سب سے زیادہ مسلمان ہیں۔ تعداد کے حساب سے دیکھیں تو ایک سو تیس کروڑ سے زائد ہیں یعنی روئے زمین کی کل انسانی آبادی کا ایک تہائی حصہ لیکن عزت و توقیر اور قدر و منزلت کے حوالے سے دیکھیں تو معلوم ہوا کہ صفر ہیں۔ اقوام عالم کی نظر میں دو کوڑی کی عزت نہیں۔

اقوام عالم کبھی جی سیون (7) کے نام سے اور کبھی جی ففٹین (15) کے نام سے دنیا کی صورت گری کے لئے بیٹھتی ہیں لیکن اسلامی ممالک کو کوئی نہیں بلاتا۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں۔ بہرحال عالمی معاملات میں ہماری بات کا ہماری رائے کا رتی برابر وزن نہیں۔ گھوم پھر کر بات وہیں پر آجاتی ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ اس کا جواب صاف ہے کہ ہم چونکہ خدا کے باغی ہیں اس لئے سب سے زیادہ اس کے قہر، غصے اور غضب کا شکار ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے مسلمانان ہند کی ہمت و عزیمت کی ستائش کی کہ وہ مسلم پرسنل لاء میں مداخلت اور یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی سازشوں کے خلاف ایک جان اور ایک جسد کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں اور کامیابی کے ساتھ اس کی مزاحمت کی ہے لیکن بی جے پی جیسی مسلم دشمن جماعت کے مرکز اور ریاستوں میں برسر اقتدار آنے کے امکان کے پیش نظر اس معاملے میں اور زیادہ ہوشیار اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ایک مرتبہ اگر یکساں سول کوڈ نافذ کر دیا گیا تو ہندوستان میں مسلمانوں کا تشخص ختم ہو جائے گا۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے سامعین کو یاد دلایا کہ وہ دو تین مرتبہ حیدر آباد دکن کی تاریخی مکہ مسجد کے علاوہ دیگر مقامات پر لاکھوں کے مجمع سے خطاب کر چکے ہیں اور مسلمانان دکن کو درپیش مسائل سے بخوبی واقف ہیں۔ ان میں سے ایک اہم مسئلہ گھوڑے جوڑے اور جہیز کا ہے جس کے خلاف تحریک چلائی جا رہی ہے لیکن یہ کوئی الگ تھلگ مسئلہ نہیں ہے یہ تو ان لاتعداد بیماریوں میں سے ایک ہے جو ہمارے جسد اجتماعی کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے جہیز کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں جہیز کا کوئی تصور ہی نہیں ہے کیونکہ لڑکی بھی وراثت میں حصہ دار بنائی گئی ہے۔ اگر ہم اس کا حصہ نہیں دیتے تو مجرم ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے جہیز کی کوکھ سے جنم لینے والی خرابیوں کی جڑ کاٹنے کی تلقین کی کہ از روئے حدیث مسلمان، نکاح مسجد میں پڑھوائیں۔ ترمذی شریف کی روایت ہے کہ نکاح مسجد میں کراؤ اور اس کا اعلان عام کرو۔ ہمارے لئے مسجد محض نماز گاہ ہی نہیں بلکہ ایک سماجی مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضور رسالت مآب ﷺ کے عہد میں مسجد نبوی بیک وقت گورنمنٹ ہاؤس، پارلیمنٹ اور مرکز اقتدار بھی تھی۔ یہیں سے فوجی مہم روانہ کی جاتی تھی یہیں قیدی لائے جاتے تھے اور یہیں پر حضور غیر ملکی وفود کو شرف ملاقات بخشتے تھے۔ اگر مسلمان نکاح کی رسم مسجد میں ادا کریں تو یہیں سے اسراف کے خاتمے کی شروعات ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے عہد حاضر کے مسلم معاشرہ میں علماء اور دینی و مذہبی شخصیتوں کی بے توقیری پر اظہار تاسف کرتے ہوئے کہا کہ نکاح پڑھوانے کے لئے قاضی یا مولوی کو بلوایا جاتا ہے لیکن بارات ہے کہ دو دو چار گھنٹے تاخیر سے آتی ہے اور بیچارہ قاضی دم سادھے بیٹھا رہتا ہے وہ بھی دو چار سو روپوں کے لئے لیکن کیا یہ مسلمانوں کی غیرت و حمیت پر تازیانہ نہیں کہ عیسائیوں نے آج تک اپنے پادری کی عزت و مرتبت میں سرمو کوئی فرق آنے نہیں دیا۔ شادی کے لئے لڑکا لڑکی ازخود چرچ کو جاتے ہیں۔ اس کام کے لئے پادری ان کے گھر نہیں آتا۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے شادی بیاہ میں غیر اسلامی رسومات کے حوالے سے فرمایا کہ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے تبلیغ کے نتیجے میں جو لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے ان کی صحیح تربیت نہیں ہوئی اسی لئے وہ مشرف بہ اسلام ہونے کے باوصف ہندوانہ رسوم کے شکنجے میں اسیر رہے اور یہ سب کچھ پورے تسلسل و تواتر کے ساتھ چلا آ رہا ہے۔ اس معاملے میں عورتوں کا بھی بڑا عمل دخل ہوتا ہے اور ان کے آگے بڑے بڑوں کی سٹی گم ہو جاتی ہے۔ غیر اسلامی رسومات کو پیروں تلے روندنے میں پاکستان کے مسلمانوں کو سب سے آگے رہنا چاہیے تھا لیکن بدقسمتی سے وہ ان رسومات کو بڑھاوا دینے میں سب سے آگے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد انسداد جوڑا جہیز مہم جدہ ایکشن کمیٹی کے زیر اہتمام اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے سعودی عرب میں قیام کے دوران بڑے اجتماع سے خطاب کیا جسے سعودی عرب کے اخبار "اردو نیوز" نے نمایاں طور پر شائع کیا

ہفت روزہ
ندائے خلافت

اداریہ

رولا ہی رولا

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

آج ہر سو رولا ہی رولا (یعنی واویلا ہی واویلا) ہے۔ جہاں طبقہ محروم واویلا کر رہا ہے وہاں طبقہ مسرور بھی واویلا کرتا ہے۔ البتہ دونوں کا قافیہ ردیف اور مقطع مختلف ہے مگر ہے واویلا ہی دونوں جانب سے۔ اس لئے کہ ہر ایک دلدل سے بچ نکلنا چاہ رہا ہے لیکن بات بنتی دکھائی نہیں دیتی۔ دہائی بھی تو اسی لئے ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ مزید دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ محرومین رونا رو رہے ہیں بے روزگاری کا' مہنگائی کا' بے امنی کا' بدعملی کا' بدلحاظی کا۔ ان کا رونا تو سمجھ میں آتا ہے کیونکہ یہ ہم سب کا رونا ہے۔ اسی پچاسی فیصد لوگوں کا رونا ہے۔ افسوس! رہ نجات دور دور تک دکھائی نہیں دیتی اور یوں زندگی اپنی چاہت کھوئے چلی جا رہی ہے۔ علاج بھی انہیں لوگوں کے ہاتھ میں ہے مگر نہیں! البتہ ورثائے اقتدار کا مسئلہ دگر ہے۔ ان کے ہاں زندگی کی چاہت میں کمی کیونکر ہو' وہ مزید چاہت ہی میں تو سرگرداں ہیں۔ ان کی تمام تر کوشش کا لب لباب یہی ہے کہ اقتدار ان کے ہاتھ لگے اور اگر ہے تو انہیں کے پاس رہے۔ اس مقصد کے لئے ان رہنمایان قوم نے ایسا ڈھنگ اپنایا ہے کہ ماموں ایک جانب تو بھانجا دوسری جانب' چچا دائیں ہاتھ تو بھتیجا بائیں ہاتھ' والد ایک پارٹی میں تو بیٹا مخالف پارٹی میں۔ یہ استعارے نہیں بلکہ حقیقی شواہد ہیں۔ اسی لئے تو تقریر و تحریر' ہدایت و رہنمائی اور وعظ و نصیحت بے اثر ہو چکی کہ سبھی پیشہ ور ہیں الا ماشاء اللہ۔ اس طبقہ مسرور کے ہاں سے اب نئی آواز بلند ہونے لگی ہے اور وہ یہ کہ ملک کا نظام بدلنا ضروری ہے۔ ایک معزز سیاستدان کی رائے میں صدارتی نظام بہتر ہے' اس پر ایک اور صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ آزمایا جا چکا ہے' جواب آیا وہ تو ایک آمر کی ملمع سازی تھی۔ کسی اور نے کہا کہ پارلیمانی جمہوری نظام ہماری بقا کا ضامن ہے' اس پہ تبصرہ ہوا کہ یہی تو ہماری ابتری کا باعث بنا ہے۔ کسی نے کہا اسلامی نظام ہونا چاہئے' دوسرا معزز سیاستدان بولا یہ تو قرار داد پاکستان میں درج ہے۔ ایک مقتدر شخصیت نے کہا کہ آٹھویں ترمیم کا کانٹا کنویں سے نکالنا ہو گا' اس پہ ایک ایسے صاحب گویا ہوئے کہ جو ترمیم کی منظوری کے حق میں مجلس شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے ووٹ دے چکے تھے کہ اصحاب دانش نے آٹھویں ترمیم کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی اور آج تک صدارتی حکم نمبر 14 اور آٹھویں ترمیم میں فرق ہی نہیں کر سکے۔ ان تبصروں اور جواب تبصروں پر عام آدمی یہ سوچتا ہے کہ جب نظام بدلنے کی ضرورت پر سیاستدانوں کے مابین اتفاق رائے نہیں تو پھر واویلا کیوں' آخر اتنی بے چینی کیوں؟ درحقیقت یہ اپنے کئے پہ ضمیر کی ملامت کا اظہار ہے' اپنے ہاتھوں لگائے گھاؤ کی ٹیس ہے' ہاتھ سے شیشے کا گلاس چھوٹ جانے پر آہ و بکا ہے۔

باشعور مسلمان جب بھی نظام کی تبدیلی کی بات کرتا ہے تو اس کا مطلب نظام کار کی تبدیلی ہوتا ہے نہ کہ نظام حیات کی۔ نظام حیات (نظام زندگی) تو ہمارے پاس قرآن و سنت کی صورت میں موجود ہے۔ فقہی مسائل پر بھی واضح ہدایت دستیاب ہے اور ضرورت کے تحت اجتہاد کی اجازت۔ آئین میں قوم کا عہد و پیمان صراحت کے ساتھ درج ہے کہ "حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہو گی اور اس کی جانب سے عطا کردہ اختیارات اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے بطور امانت استعمال کئے جائیں گے" لہٰذا خرابی ہے تو ہمارے نظام کار میں ہے۔ ہم جو کہتے ہیں کرتے نہیں۔ قول و فعل کے تضاد کا شکار ہیں۔ یہی منافقت ہے اور یہ کفر سے بدتر ہے۔ ہمیں منافقت کی عادت بد کو ترک کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عیاری سے توبہ کرنا ہو گی۔ دل کی تہہ میں اور دماغ کے خلیوں میں بسائے بتوں کو نکال باہر پھینکنا ہو گا۔ اعلیٰ عدالتوں کو اختیار دینا ہو گا کہ جو قانون کلی یا جزوی طور پر قرآن و سنت کے مطابق نہ ہو اسے کالعدم قرار دے سکیں۔ دین اسلام کے وضع کردہ بنیادی حقوق کے ضمن میں قانون مساوات کو عملی طور پر اپنانا ہو گا تاکہ کسی شخص کو بشمول صدر مملکت نہ تو کوئی قانونی تحفظ حاصل ہو اور نہ ہی ترجیحی مراعات۔ وی آئی پی اور وی وی آئی پی کی اصطلاحات کو قطعی طور پر ختم کر دینا ہو گا۔ نظام صلوٰۃ اور نظام زکوٰۃ اسلامی اصول اور مقصدیت کے مطابق نافذ کرنا ہوں گے' اس طرح نہیں کہ جس طرح ایک آمر نے سیاسی چاشت کے ذریعے ان کا حلیہ بگاڑ دیا۔ دین کو مکمل ضابطہ حیات سمجھ کر اس کے مطابق صحیح عملی روش اختیار کر لی جائے تو کوئی بھی نظام کار کامیابی سے چل سکتا ہے' پارلیمانی ہو یا صدارتی' اگرچہ صدارتی نظام نسبتاً بہتر ہے اور اسلامی طریق سے قریب تر۔ جس رولے نے اس وقت بے یقینی کی گھٹن پیدا کر دی ہے اس کا واحد حل یہی ہے اور صرف یہی کہ ایک اللہ' ایک رسول اور ایک قرآن کا درس دینے والے اپنے اپنے سیاسی رہنماؤں کا گیت گانے کی بجائے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر قوم کی خود رہنمائی کرنے کا فریضہ ادا کریں ورنہ گرتی ہوئی ساکھ مزید گر جائے گی اور قیامت کے روز سخت پکڑ بھی ہو گی۔

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کی دعوتی سرگرمیاں

ماہانہ دعوتی پروگرام کے سلسلے میں تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے امیر پروفیسر فیاض حکیم صاحب نے اپنے نقباء کے مشورہ سے ایک خصوصی پراجیکٹ کے طور پر جلسہ خلافت منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔

لاہور جنوبی میں شامل ہونے والے نئے اسرہ گلشن راوی کے نقیب جناب غازی محمد وقاص صاحب کو آرگنائزر مقرر کیا گیا۔ جنہوں نے رفقاء کے تعاون سے بھرپور کوشش کی اور بفضل تعالیٰ یہ جلسہ بعد نماز عشاء رات ساڑھے سات بجے بمقام پلیٹ فارم فروٹ منڈی مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن منعقد ہوا۔

عوامی رابطہ کے لئے مہران بلاک کے قریب واقع مساجد میں نماز جمعہ کے بعد اسرہ اقبال ٹاؤن غربی کے رفقاء نے ہینڈ بل تقسیم کئے۔ اسی دن نماز عصر تا مغرب گھر گھر جا کر دعوتی کارڈ احباب کو پہنچانے کے لئے رفقاء گروپس کی صورت میں پھیل گئے۔

جلسہ خلافت جناب پروفیسر فیاض حکیم صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم جناب سید فاروق احمد گیلانی نے کی جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض غازی وقاص نے ادا کئے۔ جناب فیاض اختر میاں نے "اسلامی انقلاب: سیرت النبیؐ کے آئینے میں" کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرمؐ کا مقصد بعثت غلبہ دین حق ہے۔ جس کا حاصل نظام عدل و قسط کا قیام ہے۔ آپؐ کے اسوہ حسنہ کی پیروی ہی سے کامیابی ممکن ہے۔ انہوں نے ملک میں جاری لوٹ کھسوٹ' استحصالی نظام اور سودی معیشت کا ذکر کیا' جس میں طبقاتی اونچ نیچ اور غریب و امیر کا بڑھتا ہوا فرق صاف نظر آ رہا ہے۔

محسنؐ انسانیت نے اپنے خطبہ حجتہ الوداع میں واشگاف الفاظ میں شرف انسانی کی بنیاد تقویٰ کو قرار دیا۔ ہمارے قول و فعل میں تضاد ہے' مسلمان ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی منافقانہ روش بدلیں اور نظام خلافت کے قیام کی جدوجہد میں عملاً حصہ لیں اور معاشرے کو اسلامی بنائیں۔

انہوں نے کہا آج بھی مخلص لوگ اپنی سوچ کے مطابق اپنی سی کوششیں کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ محض تبلیغ کے زور پر اسلامی معاشرے کی ترویج پر زور دے رہے ہیں اور کچھ لوگ مغربی جمہوریت کے نظام انتخاب کے ذریعے نظام اسلامی کے قیام کے داعی ہیں۔ ہمارے ان بزرگوں نے پچاس سال کا عرصہ اس میں صرف کر دیا لیکن منزل ہنوز دلی دور است والا معاملہ ہی ہے۔

بعض تجزیہ نگاروں کے مطابق انہوں نے اپنی روش سے عام مسلمانوں کو دین سے ہی دور کر دیا ہے۔ ایسی صورت میں کیوں نہ ہم سیرت النبیؐ کے حوالہ سے جدوجہد کا آغاز کریں۔ تنظیم اسلامی کا قیام اسی لئے عمل میں آیا کہ بیچ کی راہ نکال کر بیعت کی مسنون بنیاد پر ایک جماعت برپا کی جائے جس کے ارکان کی تربیت اور تزکیہ ہمہ وقت جاری رہے اور ایک منظم جماعت ایک امیر کے حکم پر کٹ مرنے کو تیار ہو' جن کا مطلوب صرف رضائے الٰہی ہو۔ وہ کسی کے سیاسی حریف نہ ہوں' اپنی جان اللہ کی راہ میں دینے کو سعادت سمجھیں لیکن کسی دوسرے مسلمان کی جان کے درپے نہ ہوں۔ ہر حال میں صبر کا دامن تھامیں رہیں۔ پرامن اور عدم تشدد کے پیروکار لوگ انتہائی منظم جماعت کی شکل میں بڑی سے بڑی قوت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بلٹ اور بیلٹ کے درمیان کی راہ اپنائیں۔ بحیثیت مسلمان اور خلیفتہ اللہ فی الارض اپنی ذمہ داریاں اس نہج پر چلتے ہوئے ادا کریں۔ کیا خبر اللہ ہماری ہی کوششوں کو شرف قبول عطا فرما دے۔ بعد ازاں لاہور جنوبی کے امیر پروفیسر فیاض حکیم صاحب نے کہا کہ بحیثیت قوم ہماری بداعمالیاں اور کرتوت ہی ہیں جن کی وجہ سے ہر ذی شعور فرد پریشانی اور بے سکونی محسوس کرتا ہے۔ ہم نے مقصد حصول پاکستان کو بالکل فراموش کر رکھا ہے۔ مغربی اقدار پر مبنی جس ترقی کے پیچھے ہم دیوانہ وار بھاگ رہے ہیں یہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ شیطانی قوتیں اتنی منہ زور اور منظم ہیں کہ آج کی دنیا میں جنسی آوارگی اور معاشی قتل کے ذریعے قوموں کو فتح کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں کیا ہم چپ سادھے بیٹھے رہیں اور اپنی اگلی نسلوں کو ان شیطانوں کے حوالے کر دیں یا ہمت کریں اور نجات کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں؟ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی فلاح کا انحصار بھی اسی جدوجہد پر منحصر ہے۔ قربانی دینے سے ہی مستقبل درخشاں ہو گا۔ لاہور جنوبی کے ساتھیوں نے محنت اور لگن سے مکتبہ کا بھی بندوبست کر رکھا تھا۔ جہاں کچھ کتب بھی فروخت ہوئیں اور مفت تعارفی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ رفقائے تنظیم کی اس مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مرتب: محمد فاروق اقبال

حلقہ سرحد کی دعوتی سرگرمیاں

"اے رسولؐ! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل ہوا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے" گویا حضورؐ کو خالق کائنات کی جانب سے قرآن پاک کو قولی اور عملی طور لوگوں تک پہنچانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس کٹھن فریضے ادائیگی کے لئے آپ نے تیئس سالہ عرصے میں حد درجہ مشقت و قربانی کی حامل مگر کامیاب جدوجہد فرمائی۔ اپنے الٰہی مشن کے تکمیل کے بعد آپ نے اس پیغام کو امت مسلمہ کے موجود لوگوں کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے بعد میں آنے والے لوگوں تک پہنچانے والے بن جائیں۔

ہمارے اسلاف نے اس ذمہ داری اور فرض کو بحسن خوبی سرانجام دیا۔ مگر غیر ملکی استعمار کی حکومتوں کے زمانے میں ہمارے ازلی دشمن کے ایجنٹوں نے ایسی "دلفریب" چال چلی کہ سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی سلامت رہی۔ وہ یوں کہ امت مسلمہ کی عظیم اکثریت کے قلوب و اذہان سے دین کے غلبہ کا تصور کمال مہارت سے نکال دیا گیا۔ حضورؐ کے جامع وہمہ گیر اور ہمہ جہت وہمہ پہلو اسوہ حسنہ کو چند ذاتی افعال و اعمال میں "حسن" پیدا کرنے کی مشق تک محدود اور مقید کر دیا گیا اور امت کے بہترین دماغ جزوی اور فروعی مسائل و معاملات کے حل کے لئے وقف ہو کر رہ گئے۔

امت مسلمہ کے گنے چنے افراد کے ذریعے حضورؐ کا اسوہ حسنہ بحیثیت مجموعی زندہ و پائندہ رہا۔ تنظیم اسلامی کا مختصر مگر پرعزم قافلہ جس کی اللہ کے ایک بندے ڈاکٹر اسرار احمد نے تشکیل کی۔ اس قافلہ کے شرکاء و رفقاء جو مختلف صلاحیتوں کے حامل ہیں ایک پھول کا مضمون ہو تو سو رنگ سے باندھوں کے مصداق تنظیم کے انقلابی پیغام کو ہر سطح پر عام کرنے میں کوشاں و متحرک ہیں۔

ایسی ہی ایک کوشش کے ذریعے لوگوں میں دینی بیداری پیدا کرنے کے لئے تنظیم اسلامی پشاور کے "اسرہ صدر" کے رفقاء نے گلبرگ کے ڈیری فارم کی مسجد میں پانچ روزہ تعلیمی پروگرام کا اہتمام کیا۔ اس تعلیمی نشست کے لئے روزانہ نماز عشاء کے بعد 45 منٹ کا دورانیہ مقرر کیا گیا۔ اس پانچ روزہ پروگرام میں مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی گئی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

25 نومبر کو "حقیقت انسان اور حقیقت ایمان" کے موضوع پر پروفیسر جمشید عبداللہ نے روشنی ڈالی۔

پروگرام کے دوسرے روز محمد یونس قصوری (ایڈوکیٹ) نے "حقیقت دین" کی وضاحت کی۔ 27 نومبر کو "فرائض دینی کا جامع تصور" کی وضاحت ڈاکٹر محمد مقصود نے کی۔

پروگرام کے چوتھے دن حافظ خورشید انجم نے "منہج انقلاب نبوی" کو واضح کیا۔

29 نومبر پروگرام کا اختتامی مرحلہ تھا۔ ملک میں کام کرنے والی "دینی و سیاسی جماعتوں کا تقابلی جائزہ" مولانا وارث خان نے پیش کیا۔ بعد ازاں پروگرام کے شرکاء نے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

اس تعلیمی پروگرام کی تشہیری مہم کے لئے طبع شدہ اشتہارات قرب و جوار کے علاقہ کی مساجد میں لگائے گئے۔ سو احباب تک ذاتی رابطے کے ذریعے پروگرام کی اطلاع پہنچائی گئی۔ یہ پروگرام اگرچہ "اسرہ صدر" کے زیر انتظام تھا مگر اس کی کامیابی کے لئے ناظ حلقہ سرحد میجر (ریٹائرڈ) فتح محمد سمیت پوری پشاور تنظیم نے حصہ لیا۔ اس تعلیمی پروگرام میں 45 افراد نے باقاعدگی کے ساتھ پروگرام میں شرکت کی جب کہ مجموعی طور پر روزانہ کی حاضری 50 سے 75 کے درمیان رہی۔

ہر نشست کے بعد سامعین کو سوال و جواب کا موقع دیا جاتا رہا۔ جس مسجد میں یہ پروگرام ہوا وہاں قرآنی آیت پر مبنی بینر بھی آویزاں کیا گیا اور تنظیمی کتب پر مبنی "مکتبہ" بھی لگایا جاتا رہا۔ شرکاء پروگرام کو تنظیم کی دعوت پر مبنی پمفلٹ بھی دیئے گئے۔ اس تعلیمی پروگرام کے ذریعے تنظیم اسلامی کا بنیادی فکر اور اس کا لائحہ عمل و طریق کار بڑی وضاحت سے لوگوں کے سامنے آیا۔ پروگرام کے اختتامی مرحلے کے بعد حاضرین کی تواضع بھی کی گئی جس کا اہتمام پروگرام کے ایک شریک نے بڑی محنت اور محبت سے کیا تھا۔

مرتب: میجر (ریٹائرڈ) فتح محمد

گجرات بار کونسل سے جنرل انصاری کا خطاب

گجرات (نامہ نگار) 17 دسمبر کو حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے زیر اہتمام جنرل (ر) محمد حسین انصاری نے گجرات بار کونسل سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے موضوع پر خطاب کیا۔ وقت کی کمی کے پیش نظر جنرل صاحب نے حاضرین کے سوالات و اشکالات کے جوابات ہی میں اپنی بات کہہ دی گویا ایک پنتھ دو کاج۔

سات روزہ مبتدی تربیت گاہ.....ایک بھرپور جائزہ

مبتدی تربیت گاہ جس کا انعقاد مرکز تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور میں 17 نومبر تا 23 نومبر ہوا' میں نے بطور مبتدی رفیق تنظیم کے شرکت کی۔ شرکاء تربیت گاہ کی تعداد کم وبیش 13 تھی۔ جن کا تعلق پاکستان کے مختلف علاقوں سے تھا۔ ہمیں رہائش کے لئے ایک بہترین کمرہ اور موسم کی مناسبت سے بستر فراہم کیا گیا۔ غرض ہر وہ سہولت جو ساتھیوں کو قیام کے لئے ضروری تھی مرکز کی جانب سے فراہم کی گئی۔ تنظیم کے مرکزی اکابرین نے میزبانی کے تمام تقاضے بحسن خوبی پورے کئے۔ ان کی بہترین راہنمائی اور خلوص میسر آیا۔ اگرچہ ہمیں جتنا کچھ پڑھایا گیا اس کے لئے ایک ہفتہ کا دورانیہ بہت مختصر ہے لیکن ہمارے اساتذہ نے سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مصداق کم وقت میں بہت کچھ پڑھایا اور نئی چیزوں سے روشناس کروایا۔ ہماری اکثریت زندگی کا بیشتر حصہ دنیاوی علوم کے حصول میں گزار دیتی ہے لیکن دین کے فہم کے لئے ہمارا خانہ خالی رہتا ہے۔ اس تربیت گاہ میں شرکت سے خالی خانے میں بنیادی امور کا سامان مزین کر دیا گیا۔

قرآن آڈیٹوریم کا درس

ہفتہ 18 نومبر کو طے شدہ نظام الاوقات کے مطابق مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے گئے۔ ناظم تربیت چودھری رحمت اللہ بٹر نے یہ نوید سنائی کہ مغرب تا عشاء درس قرآن کالج کے آڈیٹوریم میں ہو گا۔ قرآن کالج کو دیکھنے کا تجسس دلوں میں پہلے سے موجود تھا۔ ہمارا قافلہ لاہور کے ٹریفک اژدھام سے گزرتا ہوا قرآن کالج پہنچا۔ مجھ سمیت اکثر رفقاء نے قرآن کالج پہلی مرتبہ دیکھا وہ اس خوبصورت عمارت سے خاصے متاثر ہوئے۔ ویسے تو ساری عمارت ہی خوبصورت ہے لیکن قرآن آڈیٹوریم کی وسعت' محل وقوع اور طرز تعمیر کی جدت دیکھ کر دلی مسرت ہوئی ہے۔ بڑی سفید سکرین پر پروجیکٹر پر رکھے ہوئے ٹرانسپیرنٹ شیٹ سے وہ آیات ابھر آتیں جن کا درس جاری تھا۔ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق قرآن کے ابلاغ ودعوت کے لئے ایسا ہی اچھا ماحول عوام و خواص کی توجہ کا باعث ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسمیع نے بہت مؤثر اور اچھے آسان انداز میں قرآنی آیات کی تشریح کی۔

کچھ شرکاء تربیت گاہ کے بارے میں

تربیت گاہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے افراد کا تعلق مختلف علاقوں سے تھا۔ ان میں 18 سال سے لے کر 64 سال تک ہر عمر کے 13 افراد تھے۔ ایک ہی کمرے میں قیام اور ایک ساتھ طعام

تربیت گاہ کے ہر شریک نے یہ عہد کیا کہ اقامت دین بذریعہ انقلاب کے لئے بھرپور جدوجہد کرے گا چاہے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے

وفراغت کے اوقات گزارتے ہوئے جلد ہی اجنبیت کی دیوار گر گئی۔ باہمی تعارف ہوا۔ پھر ذہنی ہم آہنگی اور بے پناہ انسیت ہو گئی۔ میں نے اپنے زمانہ طالب علمی میں کالج کی طرف سے بہت سیر وتفریح کی لیکن جتنی ذہنی ہم آہنگی مبتدی تربیت گاہ کے شرکاء میں پیدا ہوئی وہ کبھی کسی اور موقعہ پر نہ دیکھی۔ پردیسی ہونے کا احساس ختم ہوا۔ مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ یہ سب اس عظیم رشتے کا ثمرہ ہے جس کی لڑی میں پرو کر ہم سب برابر ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے بھائی بن جاتے ہیں۔ یہ رشتہ دین اسلام کا رشتہ ہے۔ یہی ہمارا سچا ابدی اور دائمی رشتہ ہے۔ دوران لیکچر سنجیدہ اور فراغت کے اوقات میں ہلکے پھلکے پرمزاح جملوں کا تبادلہ ماحول کو خاصا خوشگوار بنا دیتا۔ ہر ساتھی نے دوسرے رفیق کی اخلاقی تربیت میں بھرپور تعاون کیا۔ تربیت گاہ میں شریک رفقاء نے اپنے تاثرات میں اساتذہ کی تحسین کی جن کی وجہ سے ان پر دین کا تصور واضح ہوا۔ تربیت گاہ کا ہر ساتھی اقامت دین کی جدوجہد میں پہلے سے زیادہ پرجوش نظر آیا۔ اس مقصد کے ساتھ سب کی وابستگی مزید گہری ہو گئی۔ ہر ساتھی نے یہ عہد کیا کہ جو کچھ سیکھا ہے اس پر مکمل عمل بھی کرے گا۔ اور دعوت الی اللہ کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ہر طرح کی قربانی دے گا۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

"نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز"

20 نومبر کو نماز ظہر کے بعد ناظم تربیت چودھری رحمت اللہ بٹر نے اعلان فرمایا کہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب سے ملاقات کا وقت طے ہو گیا ہے۔ یہ لمحہ ہمارے لئے بے پناہ خوشی کا باعث بنا۔ بیعت کی نسبت حاصل ہونے کی وجہ سے ہمارے دلوں میں امیر محترم کی محبت' عقیدت واحترام کے ساتھ جوش اور ولولہ بھی تھا۔ یہ وہی ہستی ہے جس کی "من انصاری الی اللہ" کی پرسوز' پرزور اور حقیقت بین صدا پر میں لبیک کہتا ہوا تنظیم کے ہمرکاب ہوا۔ قحط الرجال کے اس دور میں اس ہستی کا وجود مایوسی کے گھپ اندھیرے میں "احساس امید" کو توانا کرتا ہے۔ روشن راستے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ نماز عصر قرآن اکیڈمی میں پڑھنے کے بعد تمام رفقاء رحمت اللہ بٹر صاحب کے ہمراہ امیر محترم کے کمرے تک پہنچے۔ درودیوار اور ماحول سے سادگی ٹپکتی نظر آتی تھی۔ امیر محترم نے بہت خوشدلی اور خوش اخلاقی سے ہمیں خوش آمدید کہا اور فرداً فرداً مصافحہ کیا اور انفرادی تعارف حاصل کیا۔

امیر محترم کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ انہوں نے ہمارے ساتھ دوستانہ ماحول میں گفتگو کی۔ مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ جس کام کا آغاز ہم نے کیا ہے یہ دین کا اصل تقاضا ہے جو طریق نبویؐ پر ہی ہو گا۔ دینی جماعتوں کے مستقبل میں باہمی تعاون کے بارے میں امیر محترم نے کہا وہ وقت جلد آئے گا جب ہمارے موقف کی صداقت کو دینی جماعتوں کے کارکن تسلیم کر کے ہمارے قدم بقدم چلیں گے۔ اس سوال کے جواب میں کہ مغرب ہماری بنیاد پرستی سے اتنا خوفزدہ کیوں ہے؟ انہوں نے کہا مغرب مرنے سے ڈرتا ہے جب کہ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا۔ صومالیہ میں کیا ہوا۔ چند امریکی فوجی ہلاک ہوئے امریکہ نے اپنا بوریا بستر گول کر لیا حالانکہ یہ بہت بے عزتی کی بات تھی۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تحریکیں اٹھ رہی ہیں۔ امیر محترم نے نفس کی اصلاح کے لئے نصیحت کے طور پر فرمایا کہ "موت کو کثرت سے یاد کرو اور تلاوت قرآن کرو" تمام رفقاء امیر محترم کے خلوص' قوت استدلال سے بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے حقائق کی حقیقی تصویر کشی کی۔ ڈاکٹر صاحب مدظلہ کی ہر بات دل میں اتر جاتی۔ ان کی شخصیت میں بے پناہ کشش کو ہر کوئی محسوس کرتا ہے۔ وہ واقعتاً ایک عالم باعمل ہیں۔ ان کی زندگی صرف قرآن کے وعظ ودروس تک محدود نہیں بلکہ قرآن کے مطابق منشائے ربانی کے حصول کے لئے وہ عملی طور پر سرگرم عمل ہیں۔ قرآن کی فکر اور اس کے مطابق عمل کی ہم آہنگی ہی سے ان کی شخصیت کا خصوصی پہلو ہے۔ امیر محترم کے پند ونصائح کو

امیر محترم کی زندگی قرآن کے وعظ ودروس تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ منشائے ربانی کے حصول کے لئے عملی طور پر بھی سرگرم عمل ہیں

پلے سے اچھی طرح باندھ کر ہم تمام رفقاء ایک نئے عزم اور حوصلے سے واپسی کے سفر پر گامزن ہوئے۔

ہمارے محترم اساتذہ کرام

تربیت کے دوران تنظیم کے اکابرین نے مجموعی طور پر بہترین کردار کا مظاہرہ کیا۔ ناظم تربیت رحمت اللہ بٹر صاحب کی صلاحیتیں محتاج بیان نہیں۔ جس کی تحسین کے لئے الفاظ کی مفلسی آڑے آتی ہے۔ ہمارا ہر ساتھی ان کی شخصیت سے متاثر ہوا۔ وہ ہمارے بزرگ دوست بھی اور معلم بھی تھے اور بہترین راہنما بھی۔ انہوں نے ہمیں بہت کچھ سکھایا۔ علم دین' اصلاح نفس کے طریقے' نظم کی پابندی' خلوص وشفقت' احترام ومحبت سب کچھ دیا۔ ان کی موجودگی سے اجنبیت

حافظ اقبال "تحریکوں کا سرجن" ہے

کا احساس نہ رہا۔ وہ ہر روز ہمیں سلا کر تہجد کے لئے بیدار کرنے بھی پہنچ جاتے۔ اس اللہ کے بندے نے دین کی خاطر بہت محنت سے ہم تک دین کا فہم پہنچایا۔ نائب امیر محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے منفرد انداز کا حامل لیکچر دیا جس کا عنوان "اسلام اور خطہ پاکستان" تھا۔ اس لیکچر سے اندازہ ہوا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے پاکستان کی کتنی اہمیت ہے۔ انہوں نے امیر تنظیم کی نجی زندگی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے خاص طور پر امیر محترم کے ذرائع آمدن پر روشنی ڈالی۔ جس سے امیر محترم کی ذات پر اعتماد مزید مستحکم ہوا۔ اس کے لئے ایک تفصیلی کتابچہ "حساب کم وبیش" موجود ہے۔ امیر محترم کی شخصیت ایک کھلی کتاب کی مانند ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تنظیم میں اختلاف رائے اور آزادی اظہار رائے کا حق سب کو ہے لیکن نظم کے اندر رہ کر اور مناسب طریقے سے۔ تنظیم میں مشاورت کا طریقہ رائج ہے لیکن حتمی فیصلہ مشاورت کے بعد تنظیم کے امیر کے ہاتھ میں ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک منظم انقلابی جماعت کے لئے ضروری بھی ہے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات میں جماعت کے وجود اور منزل کی طرف مؤثر پیش قدمی اور نظریات کا بدلتے ماحول میں اسی طرح استحضار ممکن ہے۔

لطف الرحمٰن خان صاحب نے "ابلاغ اور دعوت" کے موضوع پر بہترین لیکچر دیا۔ ابلاغ اور دعوت میں فرق کو واضح کیا۔ ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق صاحب نے تربیت گاہ کے اختتام پر "دعوت دین کی عظمت واہمیت" پر مؤثر لیکچر دیا۔ انہوں نے شہادت علی الناس کو عبادت رب کا ایک عظیم فریضہ قرار دیا۔ دعوت دین کی عظمت کے پہلو اجاگر کرتے ہوئے داعی کے اوصاف بیان کئے۔ غلام محمد صاحب معتمد عمومی نے فرائض دینی کا جامع تصور اور نظام العمل پڑھایا' جناب حافظ محمد اقبال صاحب نے ہمیں اسلامی تحاریک پر گراں قدر معلومات فراہم کیں۔ ان تحاریک میں تحریک شہیدین' تحریک اخوان المسلمون' جماعت اسلامی' تبلیغی جماعت شامل ہیں۔ ان کا طریقہ کار تدریس بھی مثالی تھا اور اپنے مضمون پر گرفت بھی تھی بقول بٹر صاحب حافظ اقبال "تحریکوں کا سرجن" ہے۔ عبادات ورسومات کے موضوع پر رحمت اللہ بٹر کی تقریر کو سب ساتھیوں نے بے حد سراہا۔

صبح کی ڈرل

علی الصبح نماز تہجد کے لئے ہمیں چار بجے اٹھا دیا جاتا۔ کئی ساتھی تو جگانے والے کی پہلی آواز پر ہی لبیک کہتے جب کہ بعض کسلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کمبلوں میں دبکے رہتے۔ دیر سے اٹھنے کی عادت عرصہ دراز تک جن جسموں میں رچ بس چکی ہو ان کے لئے یہ جان جوکھوں کا کام ہے لیکن سب ساتھی اس بات پر متفق تھے کہ وہ تربیت گاہ کے بعد بھی اس تسلسل کو جاری رکھیں گے۔ نماز تہجد کے بعد نماز' وضو' غسل کے مسائل اور مسنون دعائیں پڑھائی جاتیں۔ نماز فجر کے بعد ہم سب لوگ صحن میں قطاریں بنا کر ورزش کرتے۔ عبدالرحیم صاحب شریک تربیت گاہ نے یہ کلاس لی۔ وہ ایئر فورس میں بطور سینئر ٹیک کام کر رہے ہیں۔ وہ اس انداز سے ورزش کراتے کہ فضا تالیوں کے شور سے گونج اٹھتی۔ اس پریڈ سے سب دوست بہت لطف اندوز ہوئے۔ یہ روٹین ہم سب کی عام زندگی میں ہونی چاہئے۔ اسی روٹین میں توازن ہے۔ حزب اللہ کے کارکن کے لئے یہ ڈسپلن اور روٹین اور بھی ضروری ہے۔

دیگر احوال

ڈاکٹر صاحب کی تقاریر کی بہت سی ویڈیو کیسٹ دیکھیں۔ بہت سے موضوعات پر جامع خطابات دیکھے۔ ٹی وی کا ایک مفید پہلو یہ سامنے آیا کہ ٹی وی بذات خود حرام نہیں بلکہ اس کا درست استعمال حلال اور غلط استعمال حرام ہے۔ موجودہ دور کے جدید ذرائع ابلاغ اسلام کی مؤثر تبلیغ کے لئے ممد ومعاون ثابت ہو سکتے ہیں اس دور جدید میں جدید ایجادات نے اشاعت اسلام کے لئے جو سہولتیں فراہم کیں ہیں زمانہ جاہلیت میں اس کا تصور کہاں تھا۔ موجودہ دور میں اسلام کی تبلیغ کے امکانات کہیں زیادہ ہیں لیکن یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم ان ایجادات کو اس مقصد کے لئے استعمال کریں۔

اس تربیت گاہ سے ہم نے بہت کچھ حاصل کیا۔ میرے خیال میں یہ نہ صرف ایک تنظیمی مبتدی رفیق کے لئے ضروری ہے بلکہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور بنیادی تقاضا بھی یہی ہے۔ مذہبی دائروں میں مقید مسلمان جو فرقہ ورانہ تعصب کا شکار ہو چکے ہیں انہیں ان محدود مذہبی دائروں سے نکال کر دین کے جامع تصور سے روشناس کروایا جائے۔ یہی تصور مواخات کی نئی مثال کی تجدید کر سکتا ہے اور اسی طرح اتحاد امت کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ ایمان کی تجدید اور توبہ کی ضرورت ہے' بدلتے ہوئے بین الاقوامی حالات متقاضی ہیں کہ امت مسلمہ اپنی خودی کی بازیافت کرے اور اسے تروتازہ اور توانا کرے۔ ہم کھل کر اپنے مسلم ہونے کا اظہار کریں وگرنہ مغرب کی ریشہ دوانیاں ہمیں سنبھلنے کا موقعہ نہیں دیں گیں۔ تربیت گاہ کے اختتام پر میں نے اپنی ترجیحات کا از سرنو جائزہ لیا اور کرنے کا کام سمجھ میں آگیا کہ دینی جدوجہد ہی قابل ترجیح ہے۔ اسی میں اخروی نجات اور رضائے الٰہی ہے۔ دین کا جامع تصور ہی قرآنی تصور ہے۔ میں نے ذاتی تزکیہ کے علاوہ دوسروں کی اصلاح اور انہیں دعوت دینے کا عزم کیا۔ انسانی ہمدردی میرا مقصود ٹھہری اور قربانی کا جذبہ میرے اندر مزید بڑھا۔ پاکستان کے موجودہ حالات کی اصلاح کا ایک ہی راستہ ہے "اسلامی انقلاب" اس بات پر ہر محب وطن پاکستانی متفق ہے لیکن سوال یہ ہے کہ انقلاب کون لائے اور کس طرح لائے؟ اس سوال کا جواب بھی تنظیم اسلامی کے ہاں وضاحت سے موجود ہے۔ انقلاب کے مراحل میں کامیابی کے امکانات واضح نظر آ رہے ہیں۔ یہ وہی منہج ہے جو نبیؐ نے اپنایا اور موجودہ حالات کا حل بھی یہی منہاج ہے۔ اس مقصد کے لئے کن صفات کا حامل ہونا ضروری ہے اس کا احساس اور ادراک بھی حاصل ہوا۔ تربیت گاہ کے ہر شریک نے یہ عہد کیا کہ اقامت دین بذریعہ انقلاب کے لئے بھرپور جدوجہد کرے گا چاہے ہماری جان کیوں نہ چلی جائے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

اسرہ چیک 127 جنوبی کی دعوتی سرگرمیاں

اسرہ کے دفتر کے باقاعدہ افتتاح کے موقع پر "یک روزہ فہم القرآن کلاس" کا پروگرام بنایا گیا۔ اس دعوتی پروگرام کی تشہیر کے لئے 800 کی تعداد میں دعوت نامے اور 200 کی تعداد میں پروگرام کا شیڈول احباب میں تقسیم کیا گیا۔ قرب وجوار کے دیہات میں گھر گھر جا کر رفقاء نے پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ گاؤں میں جگہ جگہ تنظیمی پیغام پر مبنی بینرز آویزاں کئے گئے۔ بینروں کی وجہ سے گاؤں میں الیکشن کے زمانے کا سماں پیدا ہو گیا لوگ طرح طرح کے سوال کرنے لگے۔ پروگرام کے لئے گورنمنٹ پرائمری سکول کی گراؤنڈ کا انتخاب کیا گیا۔ ناظم حلقہ پنجاب غربی جناب رشید عمر صاحب' حاجی اللہ بخش' محمد اقبال اور مولانا عبداللہ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ نقیب اسرہ محترم محمد اقبال نے پروگرام کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ حاجی اللہ بخش نے "راہ نجات" کے موضوع پر سورہ والعصر کا درس دیا۔ محمد اقبال صاحب نے "آیہ بر" کے حوالے سے درس قرآن دیا جب کہ مولانا عبداللہ نے بندہ مومن کے بنیادی اوصاف کی وضاحت کی۔ جلسہ کے آخر میں ناظم حلقہ رشید عمر صاحب نے زور دار خطاب کیا۔ جلسہ کے اختتام پر ناظم حلقہ نے "اسرہ" کے دفتر کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ بعد ازاں سوال وجواب کی مختصر نشست بھی ہوئی۔

مرتب: حکیم محمد علی ندیم

4.1.96

رجسٹرڈ ایل نمبر ---- 9184

شمارہ ---- 2

جلد ---- 5

مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

مدیر: عاکف سعید

معاون مدیر: نثار احمد ملک

ترتیب و تزئین : شیخ رحیم الدین

رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور

فون: 6305110 - 6316638

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا دورہ سعودی عرب

امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ 4ر دسمبر 95ء کو عمرہ ادا کرنے کے لئے عازم سفر ہوئے۔ ناظم اعلیٰ بیرون پاکستان محترم سراج الحق سید بھی اپنی اہلیہ سمیت ان کے ہمراہ تھے۔ جدہ میں دو روزہ قیام کے بعد یہ قافلہ مدینہ منورہ پہنچا۔ یہاں پر بھی دو دن ہی قیام رہا۔ اس دوران متحدہ عرب امارات سے 28 رفقاء اور احباب کا قافلہ بھی مدینہ پہنچ گیا۔ 9ر دسمبر مکہ المکرمہ روانگی ہوئی۔ عمرہ ادا کرنے کے بعد 11ر دسمبر سے 4 روزہ تربیت گاہ کا آغاز ہوا۔ اس تربیت گاہ میں شرکت کرنے والوں کی اکثریت متحدہ عرب امارات سے تعلق رکھتی تھی۔ پاکستان سے بھی 8 رفقاء اس تربیت گاہ میں شریک ہوئے جو خاص طور پر امیر محترم کے ہمراہ عمرہ کرنے کی غرض سے یہاں پہنچے تھے۔ تربیت گاہ میں محترم سراج الحق سید نے "منہج انقلاب نبوی ؐ" اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا نیز انتظامی امور سے متعلق بھی رفقاء کی رہنمائی کی۔ تربیت گاہ کے آخری روز تنظیم اسلامی الریاض' الجبیل اور اسرہ دمام سے بھی قریباً 30 کے قریب رفقاء شریک ہوگئے۔ اس پروگرام کے آخر میں امیر محترم نے رفقاء سے تعارف بھی حاصل کیا اور مختصر خطاب بھی فرمایا۔ اس پروگرام کے شرکاء کی تعداد 76 تھی جو وہاں کے مخصوص حالات میں ایک غیر معمولی بات تھی۔ اس تربیت گاہ کے انتظامات میں خاص طور پر ناظم حلقہ حجاز جناب قیصر جمال فیاضی' نئے ساتھی محمد جمیل' نصیر الدین اور منیر احمد صاحب نے بھرپور حصہ لیا۔

قیام مکہ کے دوران 13 دسمبر کو متحدہ عرب امارات کے رفقاء کی خواہش پر امیر محترم مقام "عقبہ" تشریف لے گئے۔ اس مقام پر 36 حضرات اور 3 خواتین نے تجدید بیعت کی۔

جو حضرات اس مقام پر تجدید بیعت سے محروم رہ گئے ان کے تقاضے پر اگلے روز نماز فجر کے بعد قریباً 12 حضرات اور 3 خواتین نے تجدید بیعت کی۔ تنظیم اسلامی الریاض کے رفقاء اس تمام کارروائی کے بعد مکہ پہنچے۔ چنانچہ تیسرے روز نماز فجر کے بعد کل 46 حضرات اور 4 خواتین نے اس مقام پر بیعت کی سعادت حاصل کی اس میں چند احباب کی تنظیم میں شمولیت بھی ہوئی۔

16ر دسمبر کو جدہ کے لئے روانگی ہوئی جدہ میں 4 روزہ قیام کے دوران 4 اجتماعی پروگرام ہوئے۔ یہ پروگرام رات 9 بجے سے شروع ہو کر 12 بجے شب تک جاری رہے۔ پہلے روز تنظیم اسلامی جدہ کے رفقاء کا اجتماع تھا جس میں 18 رفقاء شریک ہوئے۔ ایک ہوٹل میں منعقد ہوا۔ یہاں سو سے زائد خواتین و حضرات شریک ہوئے۔ امیر محترم نے ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب کیا۔

حیدر آباد دکن کے نوجوانوں کی ایک اصلاحی انجمن جوانوں نے "جوڑا جہیز" کی رسم کو ختم کرنے کے لئے بنائی ہے' کے تحت ایک پروگرام ہوا۔ امیر محترم نے جزوی اصلاح کی بجائے پوری زندگی میں قرآن و سنت پر عمل کرنے کی اہمیت اجاگر کی۔ قریباً 400 حضرات نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ چوتھا پروگرام ایک کیمپ میں ہوا۔ ہمارے رفقاء کی کوشش سے اس پروگرام میں ڈیڑھ سو کے قریب مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مسلمان ورکرز نے شرکت کی۔ ان 4 دنوں کے دوران صبح کے اوقات میں انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ متعدد رفقاء واحباب ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ 20ر دسمبر کی صبح امیر محترم پاکستان کے لئے عازم سفر ہوئے۔

مرتب: ڈاکٹر عبدالخالق نائب امیر تنظیم اسلامی

عقیقہ کی تقریب میں دعوتی خطاب

اسرہ گڑھی شاہو کے رفیق ڈاکٹر محمد ابراہیم نے اپنی بچی کے عقیقہ کی مسنون رسم پر اپنے عزیز واقارب' اہل محلہ اور رفقائے اسرہ کو مدعو کیا۔ عقیقہ کی رسم بھی مسنون رسومات میں شامل ہے نومولود کی پیدائش پر خوشی کے اظہار کے لئے عقیقہ کی رسم ادا کرنا اسوہ رسول ؐ کی اتباع میں شامل ہے۔ رفیق مکرم نے اس موقع سے دوہرا فائدہ حاصل کرنے کے لئے مولانا رحمت اللہ بٹر کو تقریب میں مدعو خواتین و حضرات سے خطاب کی دعوت دی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا خالق کائنات نے ایک انسانی جوڑے سے نسل انسانی کا سلسلہ جاری فرمایا۔ انہی انسانوں کے باہمی تعلقات کے ذریعے خاندان' قبیلے اور برادریاں وجود میں آئیں۔ انسانی رشتوں کے یہی تعلقات انسان کی آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ ایک دوسرے سے باہمی قربت کی نسبت سے محبت واخوت کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ انہی تعلقات سے معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ اسی بنیاد پر انسان اپنے رشتہ داروں اور احباب کو اپنی خوشی اور غم کے مواقع میں شریک کرتا ہے۔ مختلف معاشروں میں گوناگوں رسومات رائج ہیں۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے لہٰذا اس نے رسومات کو بھی اپنے دائرہ کار میں لیا اور غلط رسومات کی نشاندہی کر کے انہیں ختم کر دیا خوشی کے مواقع پر فطری خوشی کے اظہار کا درست طریقہ اختیار کرنے کی تلقین فرمادی۔ بچے کی ولادت بھی خوشی کا ایک موقع ہے جس کے اظہار کی رسم کو نبی اکرم ؐ نے عقیقہ کا نام دیا۔ بچے کے والدین کی طرف سے جانور کی قربانی کے ذریعے صدقہ ادا کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے معاشرے میں سالگرہ اور برتھ ڈے جیسی تقریبات سراسر غیر اسلامی تہذیب وتمدن کی نقالی ہے جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

مرتب: غلام رسول' نقیب اسرہ گڑھی شاہو

حلقہ لاہور ڈویژن کی دعوتی سرگرمیاں

پروگرام کے مطابق شرکائے دو روزہ کو حلقے کے دفتر مزنگ میں عشاء کی نماز کے لئے جمع ہونا تھا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل رفقاء بروقت حاضر ہوئے۔ جناب اشرف وصی صاحب (امیر دو روزہ پروگرام) و ناظم حلقہ لاہور ڈویژن۔ تنظیم لاہور چھاؤنی سے تنظیم کے ناظم فتح محمد قریشی صاحب اور اسرہ والٹن کے نقیب عبدالرزاق صاحب۔ تنظیم لاہور شرقی سے نقیب اسرہ قرآن اکیڈمی صفدر بیگ صاحب' وقار الحسن صاحب اور ارشد فاروقی صاحب۔ تنظیم لاہور شمالی سے جاوید احمد صاحب اور نجیب اللہ خان صاحب۔ تنظیم لاہور وسطی سے اسرہ اسلام پورہ کے نقیب محمد نواز سیال صاحب اور نثار احمد خان صاحب۔

دس رفقاء پر مشتمل جماعت نے مرکزی دفتر گڑھی شاہو میں رات قیام کیا۔ فجر کی اذان سے پہلے رفقاء بیدار ہو گئے۔ کچھ نوافل میں مشغول ہوئے اور باقی تلاوت قرآن میں معروف رہے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ساہیوال کے لئے روانہ ہو گئے۔ قریباً 11 بجے ساہیوال پہنچے جہاں مقامی رفیق جناب احمد رضا برکی ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے۔ چائے سے فارغ ہونے کے بعد دو روزہ کا پہلا پروگرام مذاکرہ کی صورت میں رفقاء کی تربیت سے متعلق تھا۔ جناب اشرف وصی صاحب نے رفقاء سے فکری نوعیت کے سوال کئے اور رفقاء نے حسب استطاعت جواب دیئے۔ ان سوالات کے خاص موضوعات یہ تھے۔

تنظیم اسلامی کی فکر میں رفقاء کی پختگی' گہرائی اور گیرائی پیدا کرنا۔

عوام الناس دعوت و تبلیغ کے باوجود دین کی طرف کیوں راغب نہیں ہوتے؟ ان سوالات کے رفقاء کی طرف سے متعدد جوابات سامنے آئے۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ

1- عوام الناس کے دین کی طرف عدم توجہی کا ایک بڑا سبب علمائے دین کی باہم تفریق اور فرقہ واریت ہے جس کی بناء پر لوگ دین کا نام لینے والوں سے بدظن ہو چکے ہیں۔

2- لوگوں میں اسلام سے متعلق دین کے بجائے صرف مذہب کا تصور ہے اور وہ صرف چند عبادات' عقائد اور رسومات ہی کو اسلام سمجھتے ہیں۔

3- عوام الناس کا آخرت پر حقیقی ایمان نہیں ہے جس کی بنا پر وہ دین کی کسی دعوت کو نہ تو سنجیدگی سے سنتے ہیں اور نہ عمل پر آمادہ ہوتے ہیں۔

4- ایک وجہ جو کہ کم اہم نہیں ہے معاشی عدم مساوات اور نظام عدل وقسط کے عدم قیام نے عوام الناس کو حصول معاش میں اس قدر جکڑ لیا ہے کہ سوائے دو وقت کی روٹی کے لئے تگ ودو کرنے کے انہیں اتنا وقت ہی نہیں ملتا کہ وہ کسی اور طرف توجہ دے سکیں۔

یہ تو معاشرے کے خارجی عوامل ہیں جن کی وجہ سے دعوت دین کے خاطر خواہ نتائج نہیں نکل رہے۔ لیکن کچھ اندرونی عوامل بھی تنظیم کی رفتار میں کمی کا باعث ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1- کارکنوں کی ذاتی و نظریاتی تربیت میں کمی جس کی وجہ سے وہ اپنی بات پوری طرح دوسرے کے سامنے بیان نہیں کر سکتے چنانچہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ قرآن میں غوطہ زن ہوا جائے اور دروس قرآن کے حلقوں میں شرکت کی جائے۔

2- ہمارا کردار بھی تنظیم کی دعوت کے آگے بڑھنے میں مزاحم ہے۔ ہماری فکر تو لوگوں کو متاثر کرتی ہے لیکن ہمارا کردار مثالی نہیں ہے۔

چنانچہ اس کے لئے ضروری ہے خود کو زیادہ سے زیادہ نبی اکرم ؐ کی سنت سے قریب کیا جائے۔ اپنے قریب دوسرے لوگوں کی ہمدردی میں اپنا جان مال اور وقت لگایا جائے۔ اس سے داعی کی شخصیت میں کشش پیدا ہوتی ہے۔

تربیتی پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔ ایک بجے رفقاء کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے فارغ کر دیا گیا۔ تمام رفقاء نے نماز جمعہ قریبی مسجد میں ادا کی جہاں آدھے گھنٹے کا خطاب فتح محمد قریشی صاحب نے کیا۔ تقریر کا موضوع "مسلمانوں کی موجودہ ذلت کا اصل سبب قرآن سے دوری اور تفریق باہمی" تھا۔ نماز عصر تک محفل مذاکرہ برائے تربیت رفقاء جاری رہی۔ اس دوران رفقاء نے اپنا مختصر تعارف بھی کروایا۔ نماز عصر کے بعد فتح محمد قریشی صاحب نے سورہ کہف کی آیات 102 تا 106 کا درس دیا۔ مغرب کی نماز کے بعد رفقاء جناب عبدالقادر صاحب جو معاون تحریک خلافت ہیں کی رہائش گاہ پر ملاقات کے لئے گئے۔ اور وہاں دعوتی و تحریکی سرگرمیوں کو بڑھانے کے لئے مفید مشورے ہوئے۔ انہوں نے رفقاء کی چائے سے تواضع کی۔

عشاء کی نماز "مسجد نور" میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد لاہور وسطی کے رفیق نثار خان صاحب نے "فرائض دینی کا جامع تصور" کے موضوع پر خطاب کیا۔

9 دسمبر کی صبح برکی صاحب کے ڈرائنگ روم میں پھر تربیتی مجلس منعقد ہوئی۔ اشرف وصی صاحب رفقاء سے سوال کرتے اور رفقاء سے باری باری جواب طلب کرتے۔ یہ طریقہ رفقاء کی تربیت اور فکر میں پختگی پیدا کرنے کے لئے بہت مؤثر معلوم ہوا۔

صبح 9 بجے سے دوپہر 12 بجے تک عوام رابطہ مہم کا پروگرام رہا رفقاء دو دو کی ٹولیوں میں ہینڈ بلز اور تحریک خلافت کے سٹکرز لے کر شہر کے گنجان آباد علاقوں اور بازاروں میں چلے گئے۔ ہینڈ بلز تقسیم کرتے اور مناسب مقامات' دکانوں' بسوں اور پرائیویٹ گاڑیوں پر مالکان کی اجازت حاصل کرنے کے بعد یہ سٹکرز چسپاں کر دیتے۔ ظہر کی نماز شہر کی ایک مسجد میں ادا کی گئی۔

وہاں جناب اشرف وصی صاحب نے "نظام خلافت کا قیام ہی ہمارے مسائل کا حل ہے" کے موضوع پر جامع خطاب کیا۔ قریباً ساڑھے سات بجے رات یہ مختصر سا قافلہ واپس مرکزی دفتر گڑھی شاہو پہنچا عشاء نماز باجماعت ادا کی گئی اور رفقاء اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

✠✠✠✠✠✠✠

حلقہ گوجرانوالہ کی دعوتی سرگرمیاں

رفیق تنظیم خورشید نبی نور کی رہائش گاہ پر 15ر دسمبر بروز جمعتہ المبارک ایک دعوتی اجتماع منعقد ہوا جس میں ساٹھ احباب نے شرکت کی۔ انجینئر طارق خورشید نے "دین و مذہب کا فرق' "مسلمانوں کے دینی فرائض" اور "حقیقت و مراحل جہاد" ایسے موضوعات پر مفصل خطاب کیا۔ سامعین کی اکثریت نے یہ انداز تدریس پسند کیا اور کہا کہ یہ باتیں اس انداز میں پہلی مرتبہ سنی ہیں۔ جماعت اسلامی' تحریک محنت' دعوۃ والارشاد' دعوت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے کئی احباب نے جملہ ساتھیوں کے ساتھ پروگرام میں شرکت کی اور دعوت کے اس انداز کو سراہا۔ بعد ازاں معزز مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ سوال وجواب اور باہم تعارف کی نشست رہی۔ حاضرین میں "فرائض دینی کا جامع تصور" کا کتابچہ مفت تقسیم کیا گیا۔

✠✠✠✠

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کا تنظیمی اجتماع

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کا ماہانہ دعوتی اجتماع 13ر دسمبر بعد نماز مغرب مرکزی دفتر گڑھی شاہو میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت اقبال حسین نے کی۔ سورۂ مائدہ کی آیات کے حوالے سے جناب محمد مبشر نے تحریکی کارکنوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہا کہ حزب اللہ میں شامل اہل ایمان اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان سے ان کی محبت کا رشتہ جس قدر گہرا اور مضبوط ہو گا' اسی نسبت و تناسب سے تحریکی کارکنوں میں باہمی محبت و الفت پیدا ہو گی۔ نماز کی پابندی' انفاق فی سبیل اللہ اور انکساری کا رویہ اپنا کر ہی دعوت کے میدان میں استقامت حاصل ہو سکتی ہے۔ بعد ازاں نجیب اللہ خان نے تنظیم کی ماہانہ رپورٹ پیش کی۔

لاہور شمالی کے امیر اقبال حسین نے اپنے خطاب میں کہا تنظیم اسلامی میں ہماری شمولیت کا مقصد نظام خلافت کی جدوجہد کے ذریعے رضائے الٰہی کا حصول ہے مگر عملی لحاظ سے رفقاء کی بڑی تعداد اس جدوجہد کے تقاضوں کو پورا کرنے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اقامت دین کی جدوجہد میں لگ کر تو ایمان میں اضافہ ہوتا ہے مگر ہماری موجودہ روش سے اس میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے ہر رفیق کو روزانہ اپنے معمولات کا جائزہ لے کر اپنا کڑا احتساب کرنا ہو گا۔

مرتب: غلام رسول